رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ

سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۲ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۲۷ ھش | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | ۲۲ فروری ۱۹۴۸ء

پاکستان مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد

لاہور ۲۰ فروری:- ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد ہوں گے (۱) پاکستان کی حکومت کی یکجہتی کو برقرار رکھنا (۲) پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی، تمدنی، معاشی، اقتصادی اور سیاسی مفادات کی حفاظت کرنا۔ (۳) پاکستان کے مسلمانوں اور دیگر قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات استوار کرنا (۴) تمام دنیا کے مسلمانوں کے مفاد کو پیش نظر رکھنا اور اس طرح پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے درمیان یکجہتی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا (۵) تمام دنیا میں امن آزادی اور صداقت کی افزائش میں کوشاں رہنا (۶) وقتاً فوقتاً وہ ضروری اور فوری اقدامات کرنا جو ان مقاصد کے حصول میں ممد ثابت ہوں (د ۔ ب)

آزاد فوج نے اسلحہ و گولہ بارود سے لدی ہوئی ۴۵ لاریوں پر قبضہ کر لیا

محاذ ہائے پونچھ اوڑی اور بارہ مولا پر آزاد فوج کی شاندار کامیابی

فوجی قلعوں اور بیشمار اسلحہ پر آزاد فوجوں کا قبضہ

تراڑکھل ۲۱ فروری:- حکومت آزاد کشمیر کے سرکاری آرگن میں جو ہفتے میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ پونچھ کے محاذ پر آزاد فوجوں کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ پونچھ شہر کے ارد گرد دشمن کی تمام چوکیاں آزاد فوج کے قبضے میں آ چکی ہیں۔ ان میں جیری کوٹ اور رکیتان کے مضبوط فوجی اڈے بھی شامل ہیں۔ جیری کوٹ کے مقام پر دشمن کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی ہے۔ ہندوستانی اور ڈوگرہ سپاہیوں کی ایک بڑی تعداد ماری گئی۔ بیشمار اسلحہ اور گولہ بارود آزاد فوج کے قبضہ میں آیا۔ اس میں بارہ برین گنیں، پانچ سٹین گنیں پچاس رائفلیں اور تین انچ دہانے والی مورٹار توپوں کی ایک بھاری تعداد شامل ہے۔

اوڑی کے محاذ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آزاد فوج نے ماہورا کا پل اڑا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے دشمن کی سپلائی لائن کٹ گئی ہے۔ اور اس محاذ پر ہندوستانی فوج قریب قریب چاروں طرف سے گھر چکی ہے

محاذ بارہ مولا پر اسلحہ گولہ بارود اور سامان خوراک سے لدی ہوئی دشمن کی ۴۵ لاریاں پر آزاد فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ (او۔ پی۔ آئی)

اس وقت آزاد فوجیں تمام محاذوں پر پیشقدمی کر رہی ہیں

تراڑکھل ۲۱ فروری:- حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ آزاد فوجیں اوڑی کے سوا باقی تمام محاذوں پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اوڑی کے محاذ پر شدید برفباری کی وجہ سے لڑائی بند پڑی ہے۔ پونچھ کی تمام بیرونی چوکیوں پر قبضہ ہو جانے کی وجہ سے ہندوستانی فوج شہر کے اندر محصور ہو کر رہ گئی ہے۔ نوشہرہ کے علاقے میں ۲۰ فروری کو آزاد فوجوں کا دشمن کی ایک بٹالین سے مقابلہ ہوا۔ جو نوشہرہ سے مغرب کی جانب آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس لڑائی میں دشمن کے پچاس آدمی مارے گئے۔ اور آزاد فوج کا صرف ایک سپاہی کام آیا۔ دشمن پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اور شدید گولہ باری کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلا۔ (د۔ ب)

مغربی بنگال میں چھوت چھات کی ممانعت

کلکتہ ۲۰ فروری:- مغربی بنگال میں چھوت چھات اور ذات کی بندش قانوناً ممنوع قرار دی جائیگی۔ اس سیشن کے دوران میں اس کے متعلق قانون ساز اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائیگا۔ بل کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ اچھوتوں اور اونچ جاتی ہندوؤں کے حقوق عام طور پر برابر ہوں گے۔ اور اچھوتوں کو مندروں میں جانے اور تمام معاشرتی اور مذہبی امور میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی

پاکستان مسلم لیگ کے دستور کا خاکہ

کراچی ۲۱ فروری:- ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کی مرکزی تنظیم تین حصوں میں منقسم ہوگی۔ اول نیشنل کنونشن۔ دوم نیشنل کونسل۔ سوم نیشنل ایگزیکٹو۔ صوبائی ضلع وار اور شہری شاخیں اس کے علاوہ ہوں گی۔

پاکستان مسلم لیگ مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل ہوگی (۱) پریزیڈنٹ (۲) آنریری جنرل سیکرٹری۔ (۳) خزانچی۔ (۴) تین آنریری جنرل سیکرٹریان نیشنل کونسل کے کل ۲۵۰ ممبران ہوں گے۔ ان میں سے ۲۰۰ ممبران صوبائی مسلم لیگ کی کونسلیں نامزد کریں گی۔ بیس ممبران پریزیڈنٹ خود نامزد کرے گا۔ صوبائی لیگوں کے تمام جنرل سیکرٹری اور صدر اور مرکزی مسلم لیگ کے عہدیداران ان کے علاوہ ہوں گے۔

نیشنل کنونشن نیشنل کونسل کے اراکین صوبائی کونسلوں کے اراکین اور مرکزی سنٹرل لیجسلیچر کی مسلم لیگ پارٹی کے اراکین پر مشتمل ہوگی اس کے علاوہ صوبوں کے بعض اور ممبران بھی شامل کئے جائیں گے۔ (د۔ ب)

نئی دہلی ۲۱ فروری:- شیخ محمد عبداللہ ۲۰ فروری کو ٹیالہ پر جامنڈل کا افتتاح کریں گے۔ (د۔ ب)

شیخ عبداللہ اپنے آپکو ڈکٹیٹر سے کم نہیں سمجھتا

"اگر خدا بھی آجائے تو مجھے حکومت کشمیر کی سرگردگی سے الگ نہیں کر سکتا"

نقل کفر کفر نہ باشد

کراچی ۲۱ فروری:- حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے آج نیویارک سے کراچی پہنچنے کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں امن کونسل میں حکومت آزاد کشمیر کی طرف سے بولنے کی اجازت مل گئی تھی۔ لیکن ہندوستانی وفد کے چلے آنے کی وجہ سے تقریر کا موقع پیدا نہ ہو سکا۔ آپ نے کہا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہندوستانی وفد واپس نیویارک جائے۔ اور امن کونسل میں پھر کشمیر میں بحث شروع ہو تو میں بھی واپس جا کر اپنی حکومت کا کیس امن کونسل میں پیش کروں

(باقی صفحہ ۲)

مفتیٔ اعظم فلسطین کیطرف سے قائد اعظم کے نام ذاتی مراسلہ!

قاہرہ سے کراچی میں صالح اشماوی کی آمد

کراچی ۲۱ فروری:- "اخوان المسلمین" کے ایڈیٹر مسٹر صالح اشماوی جو مسلم برادر ہڈ کے نائب صدر ہیں۔ آج قاہرہ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے۔ علیم اللہ صدیقی بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ مفتی اعظم فلسطین نے انہیں خاص مشن پر یہاں بھیجا ہے۔ صالح اشماوی مفتی فلسطین کی طرف سے قائد اعظم اور وزیر اعظم پاکستان کے نام بعض ذاتی خطوط لائے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ ان خطوط میں فلسطین میں لڑنے والے عربوں کے لئے امداد طلب کی گئی ہے۔ دو وفد مشرقی بنگال اور حیدر آباد میں بھی عنقریب بھیجے جائیں گے۔ یاد رہے۔ مسٹر صالح اشماوی نے نومبر ۱۹۴۷ء میں حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے مغربی پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ (د۔ ب)

برطانیہ اور ہندوستان میں فوجی معاہدہ؟

لندن کے سیاسی حلقوں میں سنسنی

لندن ۲۱ فروری:- لندن کے سیاسی حلقوں میں اس خبر سے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان فوجی اور اقتصادی معاہدہ ہو رہا ہے۔ سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ گلوب کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ اس وقت بجز اقتصادی مشن کے اور کوئی مشن ہندوستان میں نہیں ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سٹرلنگ بیلنس کے سلسلے میں جو برطانوی مشن ہندوستان آیا ہوا ہے۔ اس کی نئی دہلی میں موجودگی سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ جسے خواہ مخواہ ہوا دیدی گئی ہے۔ (گلوب)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

نقل کفر کفر نہ باشد۔ (بقیہ صفحہ اول)

سر دار محمد ابراہیم اگلے ہفتے پونچھ روانہ ہو جائیں گے۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی روشن دماغی کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ آپ نے پاکستان کا کیس اس قدر خوش اسلوبی سے پیش کیا۔ کہ تمام کونسل بہت متاثر ہوئی۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ پاکستان کشمیر اور دوسرے معاملات میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کا کیس بہت مضبوط ہے امن کونسل کی بحث پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ ایک وکیل کی حیثیت سے میرا احساس یہی ہے۔ کہ ہندوستانی وفد نے اپنا کیس بہت بری طرح پیش کیا۔ وفد کے لیڈر نے اپنی آخری تقریر میں بہت غصے کا اظہار کیا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔ ان کا لہجہ بھی ہتک آمیز تھا۔ اور ان کا رویہ ان کے اپنے حق میں بہت نقصان دہ ثابت ہوا۔ شیخ عبد اللہ کی تقریر کا بھی الٹا اثر ہوا اور امن کونسل کے اکثر ممبران پر بھی اثر تھا۔ کہ وہ اپنے آپ کو ڈکٹیٹر سے کم نہیں سمجھتا۔

شیخ عبد اللہ نے جب یہ کہا۔ کہ اگر خدا بھی آجائے تو مجھے کشمیر کی موجودہ حکومت کی سرکردگی سے نہیں ہٹا سکتا۔ تو تمام ممبران یہ سن کر کانپ اٹھے۔ امن کونسل کے تمام ممبران اس بات کے حق میں تھے۔ کہ استصواب رائے کا انتظام کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار حکومت کشمیر میں قائم کی جائے لیکن شیخ عبد اللہ نے کہا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت کشمیر کی موجودہ حکومت کو نہیں بدل سکتی۔ (رائٹر)

امام یحییٰ ایک سازش کے نتیجے میں قتل کئے گئے ہیں

قاہرہ ۱۷ر فروری۔ عرصہ سے امام یحییٰ آف یمن کی موت اچنبہ بنی ہوئی تھی۔ یمن کے دار الخلافہ سے آج آج خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ اسی سالہ بوڑھے بادشاہ کو ایک سازش کے نتیجے میں قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ سازش بادشاہ کے آٹھویں بیٹے امیر سیف الاسلام ابراہیم کی طرف سے کی گئی تھی۔ جو پہلے بھی اپنے باپ کے خلاف بغاوت کر چکا تھا۔ کہا جاتا ہے اس بات سے خوف تھا کہ کہیں انہیں قتل نہ کر دیا جائے۔ امام یحییٰ باوجود اس بات کے کہ وہ فالج میں مبتلا تھے صحرا کی جانب جنوری کے شروع میں ایک سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ تا ایک کروڑ کے شاہی خزانے کو جو سونے کی شکل میں تھا۔ کہیں چھپا دیں۔ کہا جاتا ہے کہ خزانے کو چھپا دینے کے بعد انہوں نے ان پندرہ آدمیوں کو مروانے کا حکم دیدیا جو ان کے ساتھ خزانہ اٹھا کر لیگئے تھے تا کہ کسی کو خزانے کا پتہ نہ لگ سکے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب عبد اللہ وزیر کو یمن کا آئینی بادشاہ اور مذہبی امام بنا دیا گیا ہے امیر ابراہیم وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ اور ۶۰ ممبران کی ایک مشاورتی کونسل بنائی گئی ہے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری عزام پاشا عنقریب یمن جانیوالے ہیں۔ یمن کی نئی حکومت کیطرف سے انہیں یمن آنیکی دعوت دی گئی ہے۔ اور یقین دلایا گیا ہے کہ موجودہ حکومت عرب لیگ کی ہدایات پر عمل کرے گی۔

گاندھی جی کے قتل میں کمیونسٹوں کا ہاتھ۔ انڈین یونین کا غلط ترین اقدام

پولٹیکل کانفرنس میں سکھ لیڈروں کی تقریریں

امرتسر ۱۲ر فروری۔ امرتسر کے سرحدی گاؤں دلشوہا میں ایک پولٹیکل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مشرقی پنجاب کے وزیر پناہ گزیناں نے کہا۔ یہ خیال زور پکڑتا جا رہا ہے۔ کہ قتل میں کمیونسٹوں کا بھی ہاتھ تھا۔ دھیانے میں ایک کمیونسٹ گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس نے گاندھی جی پر قاتلانہ حملے کے لئے ہتھیار مہیا کئے تھے۔

جتھیدار ادھم سنگھ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ انڈین یونین نے کشمیر کے معاملے کو یو۔ این۔ او میں پہنچا کر زبردست غلطی کی ہے۔ ایسی خطرناک غلطی کا آئندہ کبھی اعادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے برطانیہ پر الزام لگایا۔ کہ اس نے غیر قدرتی حدود مقرر کر کے ہندوستان کو مستقل خانہ جنگی میں پھنسا دیا۔ تا وہ پنپنے نہ پائے۔ نیز انہوں نے سرحدوں کی حفاظت پر بہت زور دیا۔ کہ سکھ اپنے آپ کو سرحدوں کے اصل محافظ ثابت کر دکھائیں گے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کے قیدیوں کو رشتے داروں اور دوستوں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی جائے گی

ناگپور ۱۷ر فروری۔ حکومت سی۔ پی نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ سی۔ پی میں جن اشخاص کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت نظر بند کیا گیا ہے۔ انہیں اپنے آئندہ رشتہ داروں اور وکیلوں سے ملاقات، خط و کتابت کرنے کی مراعات نہیں دی جائیں گی۔ اس سے پہلے سکیورٹی قیدیوں کو یہ مراعات حاصل تھیں۔

حال ہی میں دو مقامی وکیلوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے لیڈر مسٹر گولوالکر کے ساتھ ناگپور سنٹرل جیل میں ملاقات کی تھی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے اخبارات میں مسٹر گولوالکر کی پبلسٹی شروع کر دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سی۔ پی نے اس واقعہ کی بنا پر سکیورٹی قیدیوں کو دی گئی مراعات واپس لے لی ہیں۔ (گلوب)

ہندوستان اسوقت دنیا بھر میں ہدف ملامت بنا ہوا ہے

کشمیر کی جنگ سے اسکی امن شکنی واضح ہو چکی ہے

نیراڈیکھل ۱۷ر فروری۔ حکومت آزاد کشمیر کے نائب صدر میجر سید احمد علی شاہ نے بین الاقوامی بریگیڈ کے ممبران نیز سول اور فوجی افسران کی ایک نمائندہ میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانان عالم اور دنیا کی دیگر امن پسند قوموں سے اپیل کی۔ کہ وہ ان سامراجی طاقتوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں۔ جو اس وقت انڈین یونین کی شکل میں اپنی فوجی برتری کے بل بوتے پر جموں اور کشمیر کو فتح کرنے کے لئے ڈنکے کی چوٹ چیلنج کر رہی ہیں۔ آپ نے انڈین یونین کے اس رویہ کی سخت مذمت کی۔ کہ وہ یو۔ این۔ او کے فیصلے کو ٹھکرا کر دنیا کی رائے عامہ کو اپنے خلاف کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ اتحادی جمعیت کے سامنے اپنا مقدمہ ہار بیٹھا ہے اگرچہ وہ خود امن کونسل کے سامنے شکایت لیکر گیا تھا۔ لیکن آج وہ دنیا کی نگاہ میں اپنی قانون شکنی اور جنگ کی آگ بھڑکانے کی وجہ سے ہدف ملامت بنا ہوا ہے اسی لئے وہ امن کونسل کے فیصلے کو ٹھکرا رہا ہے وہ معاملے کو التوا میں ڈال کر تیاری کیلئے وقت نکالنا چاہتا تھا سو وہ اسے مل گیا۔ اور اب وہ اپنی پوری طاقت کیساتھ کشمیریوں اور پونچھ کیخلاف بھی آپ نے مزید کہا ہمیں زبردستی لڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے ہمارا بھروسہ خدا پر ہے۔ اور اس امتحان میں پورا اترنے کے لئے وہ ہمیں ضرور طاقت عطا کرے گا۔ (ا۔ پ)

لارڈ ماؤنٹ بیٹن بنارس میں

آپ کے ماتھے پر چندن کا ٹیکا لگایا گیا

بنارس ۱۲ر فروری۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن و لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے بنارس میں قیام کے دوران میں کئی مندر دیکھے۔ وشوا ناتھ مندر میں مہنت نے لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کا استقبال کیا۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اس کے علاوہ مہنت نے آپ کے ماتھے پر چندن کا ٹیکا لگایا۔ آپ کو اس سنہری مندر کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس مندر میں ہندوؤں کے علاوہ کسی اور کو داخل ہونیکی اجازت نہیں ہے اس لئے لارڈ و لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے بھی دوسرے غیر ہندوؤں کی طرح مندر کی دیوار کے سوراخ سے مورتی کو دیکھا۔ اس کے علاوہ آپ سرناتھ میں بدھ مندر دیکھنے کے لئے گئے۔ وہاں آپ کو بدھ پر لکھی ہوئی کچھ کتابیں پیش کی گئیں۔ (گلوب)

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت

لندن ۱۷ر فروری۔ پچھلے سال برطانیہ سے ۹۱۲۴۵۵۷۴ پونڈ کا سامان برطانوی ہندوستان کو بھیجا گیا اور ہندوستان و پاکستان سے کل ۹۴۴۸۷۴۲۸ پونڈ کا سامان برطانیہ پہنچا اس کے مقابلہ ۱۹۴۶ء میں برطانیہ سے ۲۷۶۲۲۵۳۴۴ پونڈ کا سامان ہندوستان بھیجا گیا تھا۔ اور وہاں سے ۶۸۹۶۵۵۸۵ پونڈ کا سامان برطانیہ آیا تھا۔ (گلوب)

خان عبد الغفار خان کراچی جا رہے ہیں

پشاور ۲۰ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ خدائی خدمتگاروں کے متفقہ فیصلے کے مطابق خان عبد الغفار خان پاکستان مجلس اسمبلی میں شرکت کے لئے ۲۲ر فروری کو پشاور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ قاضی عطاء اللہ سابق وزیر مالیات اور آپ کے اپنے لڑکے خان عبد الغنی خان آپ کے ہمراہ ہوں گے۔

گاندھی جی کے قتل کے سلسلہ میں اہم دستاویز پر قبضہ

ناگپور ۱۲ر فروری: مسٹر بی۔ بی کھاڈے کو جو کہ ہندو مہاسبھا کے ایک ہفتہ وار رسالہ آدیش کے ایڈیٹر ہیں۔ پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کے قتل کی سازش میں ان کا بھی ہاتھ تھا۔ پولیس نے ان کے گھر کی تلاشی لی اور کئی اہم دستاویز پر قبضہ کر لیا۔ مسٹر گاندھی کے قتل کے بعد ایک مجمع نے دیش کے دفتر پر حملہ کر کے فرنیچر کو توڑ دیا۔ اور رسالہ کی دوسری ملکیت کو بھی نقصان پہنچایا تھا۔ اسی دن سے اس رسالہ کی اشاعت بند ہے (د۔ پ)

صوبہ میں غلہ کی حالت انتہائی نازک ہو گئی ہے

حکومت کیطرف سے احتیاطی تدابیر

لاہور ۱۲ر فروری۔ محکمہ سول سپلائی نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ چونکہ ۱۹۴۶ء میں غذا کی حالت بہت نازک ہو گئی۔ اسلئے اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی گئی تھیں چونکہ اسوقت غذا کی حالت پہلے سے بھی زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ لہذا ان پابندیوں کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ اور ۱۹۴۶ء کے پنجاب فوڈ آرڈر کا نفاذ کیا جاتا ہے اس قانون کی رو سے ہر قسم کے غلہ میں کفایت لازمی ہے پینے والی چیزیں، پھل۔ مچھلی اور دودھ سے تیار شدہ چیزیں اسمیں شامل نہیں۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ پنجاب فوڈ میلز اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈر ۱۹۴۷ء کے ماتحت ایک وقت کے کھانے میں تین سے زیادہ پلیٹیں گاہک کو نہ دی جائیں۔ روٹی۔ کیک۔ مٹھائی کو بھی ان پلیٹوں میں ہی شمار کیا جائے۔ ایک وقت کے کھانے کا ۱/۸ سے زیادہ چارج نہ کیا جائے۔ ایک اور قانون کے ماتحت کیک۔ بسکٹ۔ پیسٹری۔ اور دیگر ایسی مٹھائیوں کا جن میں میدہ کا استعمال ہوتا ہو۔ بنانا منع کر دیا گیا ہے لہذا پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ یکم مارچ ۱۹۴۸ء کے بعد ان قوانین کا نفاذ ہو جائے گا۔ اسکی خلاف ورزی کرنیوالوں کیخلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے گی۔ حکومت کو اس بات سے خوشی ہوئی ہے۔ کہ بعض جماعتیں اپنی دعوتوں وغیرہ میں کافی کفایت سے کام لے رہے ہیں۔

میر واعظ کی قبائلی سرداروں سے ملاقاتیں

پشاور ۱۲ر فروری۔ آل کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عمل کے صدر میر واعظ محمد یوسف نے جو آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں، خیبر پاس اور افغان بورڈر کا دورہ کیا۔ جہاں آپ نے آفریدی اور شنواری قبائل کے سرداروں سے ملاقاتیں کیں کشمیر کے بارے میں تفصیلی گفتگو کے بارے میں تفصیلی گفتگو کے بعد آپ نے قبائلی سرداروں کا شکریہ ادا کیا آپ سرحد پار کے ان قبائلیوں سے بھی ملے جو حال ہی میں کشمیر فرنٹ

روزنامہ الفضل لاہور
۲۲ فروری ۱۹۴۸ء

شیخ عبداللہ کی تقریریں

جب سے کشمیر والے شیخ عبداللہ یو این او سے واپس ہوئے ہیں دہلی میں مختلف مجالس میں تقریریں فرما رہے ہیں۔ ہمیں ان تقریروں پر اتنا اعتراض نہیں جتنا ہمیں ان تقریروں کے سننے والوں پر افسوس ہے۔ شائد ہمارا یہ افسوس بے جا ہی ہے۔ لیکن ہمیں زیادہ افسوس اس لئے ہے۔ کہ ان تقریروں کی وجہ سے ہند کی تجاوزی پالیسی زیادہ سے زیادہ رسوائے عالم ہو رہی ہے۔ اور جو پوزیشن اس نے بعض ریاستوں خاصکر کشمیر کے معاملہ میں اختیار کر رکھی ہے۔ اس کا غاصبانہ پہلو زیادہ سے زیادہ بے نقاب ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور ہمیں حیرانی ہے کہ اگرچہ ان تقریروں میں صریح متضاد بیانی ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ تقریریں ہندوستان کے ایسے حلقوں میں جنکو بہتر سیاستی ادراک کا ثبوت دینا چاہیئے تھا۔ نہائت ذوق و شوق سے سنی جاتی ہیں۔ اور ان کا کھوکھلا پن ان کی چشم بینا سے پنہاں رہتا ہے۔

ہمیں توقع تھی کہ شیخ صاحب یو این او سے اس طرح ناکام آنے کے بعد ضرور اپنا جائزہ لیں گے۔ اور انڈین یونین کو اس کی غلط روش سے متنبہ کریں گے۔ اور اسکو ایسے راستہ پر ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ کہ وادی کشمیر جنت نظیر جس جہنم زار سے اس وقت گزر رہی ہے۔ اس سے بچ نکلے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری یہ توقع باد ہوا ثابت ہوئی۔ اور آپ نے بجائے سمجھانے کے اپنا بہکانے کا کام اور بھی تیز کر دیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ جب ایک دفعہ انسان غلط قدم اٹھا لیتا ہے۔ تو پھر اس پر واپس جانے میں اسکو سخت ہچکچاہٹ معلوم ہوتی ہے۔ اور اگرچہ وہ اپنی غلط روی سے واقف بھی ہو جاتا ہے۔ پھر بھی غرور نفس کی وجہ سے اپنے اشہب رفتار کی باگ موڑنا پسند نہیں کرتا۔ آپ نے گزشتہ جمعرات کو نئی دہلی آزاد پارک میں ایک جلسہ میں جو مسز ارونا آصف علی صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا ایک تقریر فرمائی ہے۔ اس تقریر کا جو خلاصہ اخبار سٹیٹسمین میں شائع ہوا ہے۔ اگر وہ درست ہے تو سچ تو یہ ہے کہ ہمیں اس تقریر کو پڑھ کر سامعین پر ازحد افسوس ہوا ہے۔ اس لئے کہ ایسی تقریر کو سننے والوں نے اس کو سننا کس طرح برداشت کیا جس میں فقرہ فقرہ پر متضاد بیانی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں کہ

"میری موجودہ پوزیشن (یعنی ہنگامی حکومت کی سرداری) مہاراجہ صاحب کی مہربانی کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے ہے کہ ریاست کے عوام میری ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور جب مجھے ان کا سہارا حاصل ہے۔ کوئی طاقت مجھے اس مقام سے نہیں ہٹا سکتی۔"

پھر اس سے آگے دوسرے ہی فقرے میں آپ فرماتے ہیں۔

"ہندوستانی فوج اس وقت تک وہاں ضرور رہے گی۔ جب تک ایک ایک قبائلی وہاں سے نکال نہ دیا جائے گا کشمیر ہند کا ایک حصہ ہے۔ اور ہند کی فوجوں کا وہاں رہنا ہرگز قابل اعتراض نہیں ہے۔"

اب کوئی بھی شخص جو ان دونوں فقروں پر تھوڑا سا بھی غور کرے گا۔ اس کو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ شیخ صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں۔ وہ ایسی حالت میں فرما رہے ہیں۔ جب آدمی کو یہ یاد نہیں رہتا ہے۔ کہ وہ پہلے کیا کہہ چکا ہے۔ اور اب ایک سانس میں جو کچھ کہہ دیا ہے۔ وہ اس سے جوڑ کھاتا ہے یا نہیں۔ اگر شیخ عبداللہ کشمیر کی ہنگامی حکومت کی سرداری پر عوام کے بل پر کھڑے ہیں۔ تو سوال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں آپ کو انڈین یونین کی بندوقوں۔ توپوں۔ بموں اور ہوائی جہازوں اور پھر باقاعدہ فوج کی کیا ضرورت تھی؟ کیا اس متضاد بیانی سے صاف عیاں نہیں ہوتا۔ کہ کشمیری عوام بغیر بیرونی فوجی طاقت کے آپ کو ایک منٹ کے لئے بھی اس پوزیشن پر نہ رہنے دیتے۔ اگر کشمیری عوام آپ کے ساتھ ہیں تو پھر ڈر کا ہے کا۔ مہاراجہ جموں آپ کے ساتھ۔ کشمیری عوام آپ کے ساتھ جس کے ساتھ یہ دونوں طاقتیں ہوں۔ اس کو ایک تیسری بیرونی طاقت کے سہارے کی ضرورت کیا؟

پھر یہ کس قدر واضح اور شفاف غلط بیانی آپ نے کی ہے۔ کہ آپ مہاراجہ کے طفیل اس پوزیشن پر کھڑے نہیں ہوئے۔ بلکہ لوگوں کی خواہش سے ایسا ہوا ہے۔ آپ کے سامعین میں سے ایک معمولی عقل رکھنے والا بھی اٹھ کر آپ سے پوچھ سکتا تھا۔ کہ جس جیل میں آپ کو مہاراجہ صاحب نے ڈالا ہوا تھا۔ اس جیل سے کیا لوگوں نے حملہ کر کے آپ کو نکالا ہے۔ آپ کے ساتھ یا آپ کو سہارا دینے والے عوام وہی ہو سکتے ہیں نا جو چند مہینے پہلے آپ کے ساتھ کشمیر چھوڑ دو کا نعرہ لگا رہے تھے۔ یہ نعرہ مہاراجہ کے خلاف لگایا جاتا تھا یا قائداعظم مسٹر جناح کے خلاف؟ پھر کیا اس نعرہ میں آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی شامل نہ تھے۔ جو ابھی تک جیل میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ اگر آپ کو آزادی دلانے والے وہی عوام تھے۔ جنہوں نے آپ کے ساتھ کشمیر چھوڑ دو کا نعرہ لگایا تھا۔ تو یہ دوسری قسم کے لوگ بھی آپ کے ساتھ کیوں جیل سے باہر نہ آ گئے۔ وہ کیوں اتنی دیر تک جیل میں پڑے گل رہے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ آزاد پارک کے جلسہ میں شرکت فرمانے والے سامعین میں سے کسی نے آپ سے یہ سوال نہ کیا۔ کیا یہ افسوسناک امر نہیں ہے؟

جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ ہمیں شیخ عبداللہ صاحب کی ان متضاد بیانیوں پر چنداں اعتراض نہیں۔ وہ اپنے مرکز سے ایک بار اکھڑ چکے ہیں۔ تو ایسی اکھڑی اکھڑی باتیں ان سے ہو جانا کوئی غیر فطری بات نہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ تو ان سامعین پر افسوس ہے جو آپ کی یہ اکھڑی اکھڑی باتیں سنتے ہیں۔ اور ذوق و شوق سے سنتے ہیں۔ اور ان کو دنیا میں نشر ہونے دیتے ہیں۔ یقیناً یہ تقریریں دنیا کی رائے عامہ ہند کے خلاف کرنے والی ہیں۔ ہمیں یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ امریکہ یا انگلستان یا روس یا اور ممالک کے لوگ کشمیر کے لوکل حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے ان تقریروں کی بے بضاعتی اور کھوکھلا پن سے واقف نہیں ہو سکیں گے۔ اور آپ کے یہ سوفسطائی انداز استدلال ان کو کسی دھوکہ میں ڈال سکیں گے۔ اور انڈین یونین ویسی کی ویسی سرخرو بنی رہے گی۔ یہ خیال پرلے درجہ کی خام خیالی ہے۔ اور جتنی جلد ہم اسکو دل سے نکال دیں۔ اتنا ہی اس بدنصیب ملک کی دونوں حکومتوں کے لئے بہتر ہے۔

پرائیویٹ فوج

سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے انڈین پارلیمنٹ کے حلقوں کی رائے دربارہ پرائیویٹ افواج لکھتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سکھوں کی افواج کا سوال دوسری قوموں کی افواج سے علیحدہ ہے۔ خاصکر موہن سنگھ کی فوج سرحد کی حفاظت کے خیال سے اگر باقی رکھی جائے۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ نیز یہ کہ یہ سوال مشرقی پنجاب کی صوبائی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہ رائے سرتاپا غلط ہے۔ کسی حکومت کو کسی طرح یہ برداشت نہیں کرنا چاہیئے کہ ملکی فوج کے علاوہ ملک میں کوئی متوازی فوج موجود ہو۔ خواہ کتنا ہی عارضی فائدہ اس سے حاصل ہونے کی امید کیوں نہ ہو۔ سرحدوں کی حفاظت دفاع ملکی کا ہی ایک حصہ اور بڑا ضروری حصہ ہے۔ بلکہ سرحد کا معاملہ تو اتنا نازک ہے۔ کہ اس کی حفاظت کے لئے کسی آزاد ملک کو ہرگز کسی ایسی تنظیم پر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ جو مرکزی حکومت کو جوابدہ نہ ہو۔ اور جس کی کارروائی کی ذمہ داری اس پر نہ آتی ہو۔ سرحد کا معاملہ اس سے زیادہ نازک ہے کہ اس کا تعلق ملحقہ ہمسایہ ملک کے ساتھ ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہمسایہ ملک کے ساتھ تعلقات کی پالیسی مرکزی حکومت کے براہ راست اختیار میں ہونی چاہئے کیونکہ ذرا سی بھی غفلت سے بعض دفعہ سارا ملک ایک ایسی مصیبت میں گرفتار ہو سکتا ہے جو بہتر پالیسی سے ٹالی جا سکتی تھی۔ ایک پرائیویٹ فوج کو ایسے علاقہ میں اپنی من مانی کرنے کی اجازت دے دینے سے بڑھ کر غلط پالیسی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

اس لحاظ سے یہ بات بھی کوئی وزن نہیں رکھتی کہ سکھوں کی پرائیویٹ فوج کا تعلق مشرقی پنجاب کی صوبائی حکومت کا سوال ہے۔ سرحدی معاملات براہ راست مرکزی حکومتوں کے نپٹانے کے ہیں۔ ایسے ضروری امور کو صوبائی حکومت کی فراست پر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے اکالیوں پر جنہوں نے گزشتہ فرقہ وارانہ فسادات میں نمایاں حصہ لیا کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض حلقوں میں حکومت ہند کی یہ کوتاہی پسند نہیں کی جا رہی۔ جب ایک اصول قائم کیا جا رہا ہے تو چاہیئے۔ کہ اس اصول کی پابندی پوری پوری طرح کی جائے۔ ایسے اصول کا استثنا جس ملک کے امن کا قیام ہو۔ خواہ اس کے لئے کتنے ہی وجوہات جواز پیش کئے جائیں۔ حکومت کے نزدیک خاصکر ہند کے موجودہ حالات کے پیش نظر قطعی جائز نہیں سمجھا جانا چاہیئے۔ جب مسلمانوں، ہندوؤں، عیسائیوں پارسیوں کی کوئی ایسی تنظیم برداشت نہیں کی جاتی۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک خاص فریق کے ساتھ جداگانہ سلوک کیا جائے۔ یہ عذر کہ جب حکم دیا جائے گا فوج توڑ دی جائیگی قابل قبول نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح تو پھر ہر فریق یہ عذر کر سکتا ہے۔ اصولی سوال تو یہ ہے کہ ملکی فوج کے علاوہ کوئی پرائیویٹ فوج بنائی جا سکتی ہے یا نہیں۔ اگر بنائی جا سکتی ہے۔ تو سب کو اجازت ہونی چاہیئے اور اگر نہیں بنائی جا سکتی تو کسی کو بھی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر سکھوں کے ساتھ علیحدہ سلوک نہ کیا جائے۔ تو یہ سکھوں پر کوئی ظلم نہیں۔ ظلم تو اس کو کہتے ہیں۔ کہ دوسروں سے علیحدہ سلوک کسی فریق کے ساتھ کیا جائے۔ جب سب کے لئے ایک ہی اصول ہے۔ تو پھر اس فریق کو جائے شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس سے اس کی کوئی حق تلفی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر اس فریق کے ساتھ علیحدہ سلوک کیا جائے گا۔ تو دوسروں کی ضرور حق تلفی ہوگی۔ یہ بات انصاف سے بعید ہے۔ کہ ایک ملک کے کسی خاص علاقہ کو برتری دے دی جائے۔ یہ صریحاً جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔

مومنوں پر ابتلا کی فلاسفی

از سیدہ ام داؤد صاحبہ

ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ کی یہ عادت ہے۔ کہ وہ اپنے دوستوں پر ابتلا وارد کرتا ہے۔ اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جاتے ہیں۔ وہ اکیلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اپنی مہربانہ عادت کو بھی یکبارگی کچھ ایسا بدل لیتا ہے۔ جیسے کوئی سخت ناراض ہو۔ اور اپنے تئیں انکے حق میں ایسا خشک سا دکھاتا ہے۔ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں۔ بلکہ ان کے دشمن پر مہربان ہے۔ اور بعض اوقات ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ لیتا ہے۔ اور جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہائت سختی اور شدت کے ساتھ پڑتی ہے۔ ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوتی ہیں۔ زبور میں حضرت داؤد کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں انجیل میں حضرت مسیح کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر رسل کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اس قانون قدرت کی تصریح کرتی ہیں۔ اور صحابہ کے مصائب سے یہی حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔ اس ابتلاء اور آزمائش کے دقتوں میں بعض نادان بڑے بڑے دھوکا کھا جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں۔ اور اتنا صبر نہیں کرتے کہ ان کے انجام کے منتظر رہیں۔ اور سمجھنے لگتے ہیں کہ گویا خدا نے اپنے پیاروں کو چھوڑ دیا۔ لیکن یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے۔ اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا۔ کہ اسکو نابود کر دے۔ بلکہ اس میں اس کی یہ مصلحت ہوتی ہے۔ کہ سچوں جھوٹوں، پکوں اور کچوں نیز بہادروں اور بزدلوں میں فرق ہو جائے ؎

عشق اول سرکش خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

اور پھر جو بچ جاویں انہیں قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے۔ اور الٰہی معارف کے دقیق نکتے انہیں سکھائے۔ اور دنیا کو بتا دے کہ میرے یہ بندے کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں۔ کہ ان پر آندھیاں چلیں۔ اور سخت سخت تاریکیاں آئیں۔ اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے لیکن وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے۔ بلکہ جتنا مصائب اور شدائد کا بار ان پر پڑتا گیا۔ اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا۔ اور جس قدر وہ توڑے گئے۔ اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلات کا خوف دلایا گیا۔ اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے۔ اگر یہ ابتلا درمیان میں نہ ہوں۔ تو انبیاء و اولیاء اور ان کی پاک جماعتیں کبھی ان مدارج عالیہ کو نہ پا سکیں۔ جو ان ابتلاؤں کی برکت سے انہوں نے پائے۔ غرض یہی سنت اللہ ہے کہ صادق اور راستباز ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے قدرت کے نیچے ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ وہ جل بھن کر خاکستر ہو جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ کیونکہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے۔ اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے۔ پس صادقوں کے لئے یہ ابتلا اصطفاء کے رنگ میں ہوتے ہیں۔

اس آیت سے صحابہ کرام کے کمال صبر پر بھی شہادت ملتی ہے۔ کہ وطن گھر بار اموال رشتہ دار سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اور صرف دین لے کر مدینہ میں پہنچتے ہیں۔ مگر وہاں پہنچتے ہی اور مصائب اور مشکلات کی خبر سنائی جاتی ہے۔ مگر صحابہ اس سے گھبراتے نہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ استقامت اور مضبوطی کے ساتھ ان مشکلات کی خبر اور ان نئے مصائب کو برداشت کرتے ہیں"۔

مصیبت بھی رحمت ہوتی ہے

از جناب سید امجد علی صاحب سیالکوٹ

یجیب المضطر اذا دعا۔ جب کوئی درد دل کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو پکارتا ہے۔ تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ انسان جب غفلت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور پیدا کرنے والے کو بھلا دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی رحمت بعض وقت مصیبت اور تکلیف کی شکل میں آیا کرتی ہے۔ مصیبت میں انسان روتا تو ضرور ہے۔ لیکن اگر یہ رونا رنج اور غم کی شکل میں ہو۔ تو انسان کے لئے خدا کا عذاب گناہوں کی سزا ہے۔ جو انسان کو برباد کر دیتی ہے۔ لیکن اگر انسان مستقل مزاج رہے۔ روئے تو سجدے میں خدا کے حضور تب اس کا دلی تعلق اللہ تعالےٰ سے مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور یہ رونا خدا کی رحمت کو نزدیک کر دیتا ہے۔ اس شخص کی خدا راہنمائی کرتا ہے۔ حق پر قائم رہنے کی توفیق دیتا ہے۔ بدی اور روحانی نقصان کی جگہوں سے خدا نجات دلاتا ہے۔ جس کو دل کے درد کے وقت خدا یاد نہیں آتا۔ وہ شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ کمزوری آ جاتی ہے۔ ناجائز اسباب کی طرف جھکتا ہے۔ پس یہ بات بھولنے کے قابل نہیں کہ جتنی مصیبت سخت ہو جتنا دل میں درد زیادہ ہو اتنا ہی زور سے روئے۔ مگر سجدہ میں خدا کے حضور اپنے غم کو دعا میں تبدیل کر لے کہ اللہ کی رحمت نازل ہو۔ مصیبت ایک امتحان ہے اس میں پاس ہونے کی نشانی یہ ہے۔ کہ دعائیں کرتے کرتے اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت اتنی بڑھ جائے۔ کہ اس کی یاد کو پھر دل سے بھلا نہ سکے پچھلی رات کی دعا بہت قبول ہوتی ہے۔ لیکن دعا کا وقت مقرر نہیں۔ تنہائی ہو دل میں درد ہو اس وقت پکارو۔ خدا قریب ہوتا ہے بشرطیکہ خواہش بدی کا پہلو نہ رکھتی ہو۔ یہ خیال کہ انسان خدا سے دنیا نہ مانگے یہ بھی شرک ہے۔ جب خدا نے اسے دنیا کے لوازمات کے ساتھ پیدا کیا ہے تو اس میں اپنے آپ کو محتاج نہ جاننا بھی تکبر ہے۔ دنیا کی مصیبت کا حل خدا سے ضرور مانگو۔ مگر وہ حل خدا کی محبت میں تلاش کرو۔

ایک صحابی نے ایک دفعہ اپنے مکان میں کھڑکی نکالی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کس غرض سے نکالی ہے۔ انہوں نے کہا۔ حضور ہوا کے لئے فرمایا اگر تم نیت یہ رکھتے کہ اذان کی آواز اس راستہ سے آئے۔ تو ہوا تو تم کو آنی ہی تھی۔ مگر اس کا ثواب تم کو ملتا۔ اور خدا کے قریب ہو جاتے۔

اس دنیا کے تمام تعلقات اور نعمتیں فنا ہونے والی ہیں۔ محبت کے قابل صرف خدا کی ذات ہے۔ دنیا کی جو نعمتیں یا تعلقات خدا سے غافل کرنے والے ہوں۔ ایمان والا آدمی ان سے دور رہتا ہے فطرت اس کو اس طرف کھینچتی ہے۔ جہاں نیکی ہو۔ لیکن اس میں بھی یہ کبھی بھلانے والی بات نہیں۔ کہ نعمت یا تعلق سے محبت اگر خدا کی محبت کے خیال سے خالی ہو جائے۔ تو وہ گمراہی بن جاتی ہے۔ اگر نیت میں یہ بات ہو کہ ہم اس طرف اس لئے جھکتے ہیں۔ کہ یہاں روح کا تعلق اپنے مولےٰ سے بڑھنے کے موقعہ زیادہ ہیں۔ یا اس سے خدا کے کسی حکم کی تعمیل یا عہد کی وفا ہوتی ہے۔ تو نعمت تو اللہ تعالےٰ دے ہی دیتا ہے۔ لیکن خدا کے ساتھ تعلق اور ثواب وہ شخص عبادت کے برابر حاصل کر لیتا ہے۔ پس مصیبت میں خدا کے سامنے روؤ۔ اور کسی نعمت سے محبت خدا سے تعلق میں آسانی حاصل کرنے کی نیت سے کرو۔ نہ کہ کسی مخلوق کی ذات کی نیت سے۔ اے ہمارے خدا اپنی رحمت کو نازل فرما۔ آمین

ایسے دعا کرنے والے کو اگر وہ خاص چیز نہ بھی ملے۔ تو اس پر جب وہ خدا کی راہ میں صبر کرتا ہے۔ حق پر استقلال سے قائم رہتا ہے۔ ادنےٰ زندگی سے نفرت کرتا ہے۔ اس طرف نہیں جھکتا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی اس قربانی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ بشرطیکہ وہ خدا کے لئے ہو۔ وہ شخص خدا کا محبوب اور اس کی رحمتوں کا وارث بن جاتا ہے۔ دنیا اور عاقبت میں باعزت ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ جو مصیبت کے اس راز کو سمجھ کر خدا کی طرف جھکتا ہے وباللہ التوفیق احسن ما قال ؎

شکوہ کیا جفا کا تو دیدے کہ نامیاں
میری جفا ہی سے تو نمود وفا ہوئی

پتہ مطلوب ہے

کیپٹن گیلانی صاحب آف فیروزپور جو ۱۹۴۷ء میں سنگاپور ایجوکیشنل آفیسر تھے۔ اور نئے احمدی ہوئے تھے۔ جہاں کہیں بھی ہوں یا کوئی اور دوست انہیں جانتے ہوں ایڈریس سے احمدی مشنری ۱۱۱ اوبان روڈ سنگاپور کو مطلع کریں۔

(۲) مستری محمد یعقوب صاحب سوداگر چوب ساکن محلہ دارالرحمت اور عبد الحمید بٹ دوکاندار ریلوے روڈ قادیان جہاں کہیں ہوں اس پتہ پر اطلاع دیں۔ (خاکسار۔ ناظر صاحب)

(نوٹ) بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

نمائندگان کے انتخاب کے متعلق دو ضروری تصدیقات

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل دو تصدیقات ضرور بھیجیں۔

(۱) پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی طرف سے کہ فلاں صاحب (یہاں نمائندہ کا نام درج کیا جائے) کو جماعت کے اجلاس میں متفقہ طور پر کثرت آراء (جیسی صورت ہو) اسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(۲) سیکرٹری مال کی طرف سے کہ فلاں صاحب جن کو امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے ذمہ چندہ کا کوئی بقایا نہیں ہے

قادیان اور احمدی

(از ملک فضل کریم خاں صاحب محمد نگر ۲ میور روڈ لاہور)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ صحابہ رضؓ کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم سورت جمعہ کی آیت آپ پر نازل ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ اس آیت میں کن لوگوں کا ذکر ہے۔ تو آپ نے حضرت سلمان رضؓ فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص اس تک پہنچ کر واپس لے آئیگا صحابہ رضؓ کا متفقہ طور پر اس بات پر اجماع تھا۔ کہ اس سے مراد مسیح موعود مہدی آخر الزمان ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آنے والے مسیح کو سلام پہنچایا۔ قادیان کی وہ مقدس بستی ہے۔ جہاں خدا کا وہ فرستادہ مبعوث ہوا۔ جس کا انتظار کرتے کرتے اس امت کے صدہا اولیاء۔ قطب۔ ابدال گزر گئے جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضور کا سلام حضرت مسیح کی خدمت میں پہنچانے کی سعادت حاصل کرنے کے خواہش مند رہے۔ لیکن وہ اپنی یہ آرزو اپنے سینوں میں لئے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو جو نشانات آنے والے مسیح کے متعلق فرمائے تھے وہ سب کے سب اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ ان تمام شہادات کے مطابق مسیح موعود مبعوث ہوئے لاکھوں انسانوں نے آپ کو مانا اور اکناف عالم میں آپ نے اور آپ کی جماعت نے اسلام پہنچایا اور گم گشتہ انسانوں کو خدا سے ملایا۔ اب دنیا کا کونسا حصہ ہے جہاں حضور کے ماننے والے نہیں ہیں۔ شمالی امریکہ جنوبی امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ ایشیا۔ ہندوستان آسٹریلیا۔ مجمع الجزائر۔ چین جاپان۔ برطانیہ غرضیکہ ہر جگہ آپ کے ماننے والے پائے جاتے ہیں۔ اور وہ دن رات آپ پر درود بھیجتے ہیں۔

کہتے ہیں پیارے کی ہر چیز پیاری ہوتی ہے۔ قادیان حضرت مسیح موعود کو بہت پیارا تھا۔ حضور اگر قادیان سے باہر کبھی تشریف لے جایا کرتے۔ تو قادیان ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہتا۔ ایکدفعہ حضور ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ چند دن کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اور فرمایا کہ ہمارا دل قادیان کے باہر نہیں لگتا۔ قادیان کی آب و ہوا ہمیں پہاڑوں سے زیادہ موافق ہے۔ چونکہ قادیان حضرت مسیح موعود کو پیارا تھا۔ اور جماعت کے لوگ جو دنیا کے ہر ایک کونہ کونہ میں آباد ہیں انکو خدا کا مسیح پیارا ہے۔ دل اور جان سے پیارا ہے۔ اس واسطے قادیان دنیا جہاں کے احمدیوں کو پیارا ہے۔ قادیان سے احمدیوں کو جو وابستگی ہے۔ وہ کسی اور کو اپنے مقدس مقام سے نہیں ہے۔ ایکدفعہ میں

قادیان ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ ایک گمنام بستی تھی مگر اب پندرہ بیس ہزار کے قریب آبادی ہو گئی تھی یہ سب کے سب لوگ باہر سے ہجرت کر کے اپنے پیارے آبائی وطنوں کو چھوڑ کر قادیان جا کر آباد ہوئے تھے۔ اس ایک بات سے ہی اس امر کا ثبوت مل جاتا ہے کہ قادیان کی قدر و منزلت احمدیوں کے دلوں میں کیسی ہے۔ انہوں نے اپنے حقیقی وطن جہاں وہ پیدا ہوئے۔ جہاں انہوں نے پرورش پائی۔ جہاں ان کے ماں باپ بہن بھائی دوسرے قریبی رشتہ دار رہائش رکھتے تھے۔ چھوڑ کر قادیان کو اپنا وطن بنالیا اب سکھوں اور ڈوگروں کے تشدد سے تنگ آ کر اور ان کے مجبور کرنے پر جو لوگ وہاں سے آگئے ہیں وہ اپنے اصلی وطنوں اور ماں باپ کے وطن میں دوبارہ جانا پسند نہیں کرتے۔ اکثر کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ہم نے قادیان کی خاطر جس جگہ کو چھوڑ دیا تھا۔ اب وہاں جا کر ہم نے کیا لینا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیان سے آنے والے احمدی قادیان کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کو کسی جگہ قرار نہیں۔ ان کو قادیان کے علاوہ کوئی دوسری جگہ قابل رہائش نظر نہیں آتی اگر وہ کہیں رہ رہے ہیں تو اپنے آپ پر جبر کر کے اپنی طبیعت کے خلاف رہ رہے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ رائگاں جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ قادیان سے آنے والا ہر ایک مرد و زن زبان حال سے یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتا ہے ؎

نیست دل در سینۂ من پارہ از آتش است
خفیہ در خاکستر من تفتہ اخگر در ستم

یعنی میرے سینہ میں دل نہیں بلکہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ایک سلگتا ہوا انگارہ اپنے من کی راکھ میں چھپائے ہوئے ہوں۔ اور سب کے سب دن رات یہی کہتے تھے اور اس طرح اپنی عقیدت کا اظہار کیا کرتے تھے ؎

ہم قادیان کو چھوڑ کر ہرگز نہ جائیں گے
کوچہ میں اپنے یار کے دھونی رمائینگے

قادیان کوئی دلفریب جگہ نہیں۔ لاہور۔ امرتسر دہلی۔ پشاور۔ کراچی۔ بنارس۔ احمد آباد۔ ہزاروں شہر اپنی ہزارہا کششوں میں قادیان سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ لیکن جو قادیان پہنچا وہ اس کا ایسا ہوا کہ بس اسی کا ہو گیا۔ وہ وہاں تنگ گزارہ کرتے تھے۔ لیکن اسے کبھی چھوڑنا پسند نہ کرتے تھے۔ آج تک کبھی یہ نہیں سنا گیا کہ کسی شخص نے دنیاوی تکالیف کی بنا پر قادیان کو چھوڑا ہو۔ اس کی وجہ کیا تھی۔ قادیان ان کے پیارے امام کی قرار گاہ تھی۔ وہ بھوکے پیاسے رہتے تھے۔ مگر پھر بھی اس کے در کے گدا بن کر رہنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے وہ قادیان کے والا و شیدا۔ وہ اس پر اپنی

جان تک نثار کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں مجنوں ایک دفعہ لیلیٰ کی تلاش میں جا رہا تھا۔ رستے میں کانٹوں سے پاؤں چھلنی ہو گئے۔ لیکن پھر بھی خوش تھا بڑے تیز دانتوں والے خوفناک کتوں نے کاٹ کھایا لیکن صبر کیا اور ان کتوں کو پکڑ پکڑ کر چومتا تھا۔ وہ کیوں اسلئے کہ وہ لیلےٰ کی حفاظت کرنے والے تھے۔ یہی حال احمدیوں کا تھا۔ وہ قادیان میں رہتے تھے۔ بھوک اور پیاس برداشت کرتے تھے۔ اور دنیاوی تکالیف جھیلتے تھے۔ اگر نہیں پسند کرتے تھے۔ تو قادیان کی جدائی پسند نہیں کرتے تھے۔ بڑے بڑے تعلیم یافتہ جو اگر دوسرے شہروں میں ملازمت حاصل کرنا چاہتے۔ تو ہزاروں روپے ماہوار پر ملازم ہو سکتے تھے۔ مگر قادیان میں صرف گزارہ پر کام کرتے تھے۔ وہ جو یورپ اور قسطنطنیہ کی یونیورسٹیوں کے پرنسپل ہو سکتے تھے۔ وہ قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کر کے بھی خوش تھے۔ اور اپنی قسمت پر ناز کرتے تھے وہ کیوں اس لئے کہ یہ پیارے مسیح کا مسکن تھا۔ جو محبت، جو جذبہ۔ جو عشق، احمدیوں کو قادیان سے ہے اس کا غیر اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اسے الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کاش تشدد کے حامیوں تک ان کے دل کے سوز کا دھواں پہنچ سکتا۔ کاش اس کے دل کو ان زخمی دلوں کی کچھ خبر ہوتی۔ یہ سختیاں اور تشدد کوئی نرالی بات نہیں۔ اس سے پہلے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ قادیان کے احمدی بالکل بے گناہ تھے وہ ہمیشہ اپنی روایات کے مطابق اپنی وفاداری کا اعلان کرتے رہے۔ اور اس کا عملی ثبوت بہم پہنچاتے رہے۔ لیکن باوجود اس کے ان کو ہر طرح کے مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ ان کے گھروں کو لوٹا گیا۔ عورتوں مردوں بچوں اور بوڑھوں کو غرضیکہ جو سامنے آیا گولی سے اڑا دیا گیا ان کے مذہبی مرکز جو ان کے نزدیک ایک مقدس مقام ہے جہاں کی ایک ایک اینٹ شعائر اللہ میں داخل ہے کی بے حرمتی کی گئی مسجدوں میں بم پھینکے گئے۔ ان تمام مظالم کی تفصیل تاریخ وار نہایت صحت کے ساتھ اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ لیکن بایں ہمہ ہندوستان کی گورنمنٹ نے دنیا کی آنکھ میں خاک ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ ایک تو اس نے ظلم کی اعانت کرنے کا جرم کیا۔ اب جھوٹ بول کر دوسرا جرم کر رہی ہے کہ قادیان میں کوئی فساد نہیں ہوا۔ اس سے قبل کئی طاقتور قومیں دنیا میں ہو چکی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے زور اور طاقت کے نشہ میں بہت ظلم کئے۔ لیکن آخر مٹ گئیں۔ ہندوستان کی گورنمنٹ نے جنم لیتے ہی ظلم و ستم شروع کر دیا بے گناہ اور وفادار رعایا کو تباہ و برباد و نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اسے بھولنا نہیں چاہیے کہ جن ہتھیاروں سے اس نے کام

لیا ہے۔ وہ ہتھیار کبھی اس کے وفادار ثابت نہیں رہ سکتے۔ نہ پہلے کبھی ایسا ہوا ہے۔ اور نہ اب ہو گا۔

دستِ قدرت کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ان ہتھیاروں کا پہلا نشانہ ہندو قوم کی وہ مایۂ ناز ہستی ہوئی ہے۔ جس نے اپنی ساری زندگی ہندو قوم کی بہبودی کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ وہ اسباب جو انڈین یونین نے بیچارے نہتے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے تیار کئے تھے۔ ان کے مہلک اثرات سے وہ خود بھی بچ نہ سکی اور کسے معلوم ہے کہ آئندہ کیا کیا اس کے لئے مقدر ہے۔ گندم بونے والا گندم اور جو بونے والا جو ہی کاٹتا ہے کبھی حنظل کی بیل پر انگور لگتے کسی نے نہیں دیکھے۔

تحریک جدید دفتر اول کے چودھویں سال

کے وعدوں کا وقت گذر چکا ہے۔ سوائے ایسے لوگوں کے جو کسی وجہ سے اس تحریک کے چودھویں سال کا علم ہی حاصل نہیں کر سکے۔ یا ان ممالک کے جن کی اصل زبان اردو نہیں۔ جیسے بنگال مدراس وغیرہ۔ یا وہ فوجی یا دوسرے احباب جن تک نہ اخبار پہنچتے ہیں۔ اور نہ ڈاک کے ذریعہ خطوط پہنچتے ہیں۔ یا بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں جیسے مشرقی افریقہ وغیرہ ان کے لئے ۷ اپریل کی میعاد ہے۔ چونکہ فسادات کی وجہ سے بعض احباب کے پتے نہیں ہیں۔ تلاش کے بعد جب پتہ ملتا ہے۔ ان کو لکھا جاتا ہے۔ کہ ایسے احباب جن کو دفتر کا مطالبہ نہ ملے۔ اور انہوں نے عدم علم کی وجہ سے وعدہ نہ کیا ہو۔ تو وہ یہ اعلان پڑھ کر چودھویں سال کا وعدہ حضور کی خدمت میں براہ راست بھیج دیں یا اس دفتر میں حضور کے پیش کرنے کے لئے ارسال فرما دیں۔ جن احباب کو دفتر کی طرف سے اطلاع ملے۔ وہ اطلاع پاتے ہی اپنا وعدہ لکھ کر ارسال فرما دیں۔

دفتر دوم کے سال چہارم کے لئے

احباب کو معلوم ہے کہ دفتر دوم کے متعلق ہم نے نئے سرے سے ایک اور پانچہزاری فوج قائم کرنی ہے۔ اس لئے اس کی میعاد کو ابھی ختم نہیں کیا جاتا۔ جب کہ میں نے بیان کیا ہے۔ "اللہ تعالےٰ نے آہستہ آہستہ اس تحریک کی بنیاد ایسے رنگ میں رکھی ہے کہ اسکے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغی مشنوں کی جڑیں مضبوط کر دی جائیں" پس دفتر دوم کے سال چہارم میں سال سوم میں حصہ لینے والے جو اب تک وعدہ نہیں کر سکے باوجود جو لینے کے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں اور وہ پہلے شامل ہیں وہ اب دفتر دوم کی نئی پانچہزاری فوج میں کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ دیکر شمولیت کی سعادت حاصل کریں

(۳) بیرون ہند کی ان جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کیلئے جو اس ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ حسب معمول ۷ جون ۴۸ء مقرر ہے۔ وکیل المال تحریک جدید

غضِ بصر اور اسلامی پردہ کی فلاسفی

(از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جس قدر احکام دیے ہیں۔ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاسفی اور حکمتوں پر مشتمل ہیں۔ اور سب کا مقصد یہ ہے۔ کہ پاکیزگی اور اعلےٰ اخلاق پیدا ہوں اور مخلوق کا اپنے مالک اور خالق سے پیوند قائم ہو ے

کوئی اس پاک سے جو دل لگا دے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

اللہ تعالےٰ نے برائی اور بے حیائی کے کاموں سے بچنے کے لئے اول تو مردوں اور عورتوں کو حکم دیا۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم وقل للمومنات یغضضن من ابصارھنّ و یحفظن فروجھن (نور) کہ اے نبی مومنوں کو حکم دو۔ کہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اسی طرح مومن عورتوں کو بھی حکم دو۔ کہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ظاہر ہے کہ جب مرد۔ عورت کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اور عورت مرد کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے گی۔ تو دونوں میں کبھی برائی کا خیال پیدا نہ ہو گا۔ اور یہ ایسا نتیجہ ہے کہ جس سے کسی عقلمند کو انکار نہیں ہو سکتا۔

اسلامی پردہ بھی درحقیقت مردوں اور عورتوں کو برائی سے روکنے کی کڑیوں میں سے ایک کڑی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور مومن عورتوں سے پردہ کروایا اور گو اس زمانہ کے یہود اور مخالفین اسلام پردہ پر استہزاء اور ٹھٹھا کرتے تھے۔ مگر صحابہ نے اس پر عمل کیا۔ اور لا یخافون لومۃ لائم کے ماتحت کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کی۔ ایک لمبا عرصہ گذرنے کی وجہ سے اور غیر مذاہب کے لوگوں سے مل جلکر رہنے کی وجہ سے مسلمان قوم کے بھی ایک حصہ نے اس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا تھا۔ مگر خدا چاہتا ہے کہ دوبارہ اسلامی تہذیب و تمدن قائم ہو۔ جس کے سامان پاکستان کی صورت میں ہی ہو رہے ہیں۔

اس جگہ پردہ کی اہمیت کے سلسلہ میں ایک حدیث کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابن ام کلثوم جو صحابی ہونے کے علاوہ نابینا بھی تھے۔ اور ایک نیک آدمی تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ آنحضرت کے پاس آپ کی دو ازواج مطہرات بھی تھیں۔ ابن ام کلثوم جب اندر آئے۔ تو آنحضرت نے دونوں بیویوں کو حکم دیا کہ اس سے پردہ کرو۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے۔ آنجناب نے فرمایا۔ یہ درست ہے۔ مگر کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ یعنی تمہیں پردہ کرنا چاہیے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ باوجودیکہ ابن ام کلثوم نابینا تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شریعت کے حکم کو قائم رکھا۔ تاکہ غض بصر اور پردہ کے حکم کی جو اصل غرض یعنی عفّت اور پرہیزگاری ہے۔ وہ قائم ہو اور خدا کے رسول کی بیویوں کے عمل سے کوئی غلط سند نہ پکڑے۔

اسوقت جب کہ پاکستان قائم ہو چکا ہے ہمیں چاہیئے کہ خود بھی اسلام کے احکام کی پابندی کریں اور اپنے بھائیوں کو بھی اسلام کے مطابق زندگی بنانے کی تلقین کریں۔

قادیان میں احمدی مغلوب ہونیکے بعد عنقریب غالب آجائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف)

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے اپنی کتاب تذکرۃ المہدی حصہ دوم مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۵۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"ایک دفعہ بہت سے احباب دور دور سے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک اچھا خاصہ مجمع ہو گیا (حضور نے فرمایا) ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔۔۔ پھر فرمایا اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے ادنی الارض پر قرآن مجید میں ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے (یہ الفاظ بھی حضرت اقدس علیہ السلام کے ہیں)"

مندرجہ بالا الہام قرآن مجید کی سورۃ الروم کی پہلی آیت ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ رومی "ادنی الارض" میں مغلوب ہو گئے۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔ اس الہام کی تشریح حضور کے اس کشف سے کہ ادنی الارض سے مراد قادیان ہے۔ اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ اور پھر معنے یہ ہوں گے۔ کہ رومی قادیان میں مغلوب ہو گئے۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے

رومی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے تھے۔ یہاں مراد مسیح موعود کے ماننے والے یعنی احمدی ہیں۔ اب معنے یہ ہوتے ہیں کہ

احمدی قادیان میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔

قرآن مجید کا یہ دستور ہے کہ جب وہ کوئی آئندہ کے متعلق پیشگوئی فرماتا ہے۔ تو بعض اوقات ماضی کے صیغہ میں بیان کرتا ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے اس دستور کو اختیار فرمایا ہے۔ اور قادیان کے احمدیوں کے مغلوب ہونے کے متعلق اور اس کے بعد عنقریب ان کے غالب آجانے کے متعلق پیشگوئی یوں بیان فرمائی ہے کہ

احمدی قادیان میں مغلوب ہو جائینگے اور عنقریب اپنے مغلوب ہونے کے بعد وہ غالب آجائینگے۔ اے ہمارے عالم الغیب خدا۔ اے ہمارے قادر خدا ہم تیرے وعدہ کے مطابق قادیان میں مغلوب ہو گئے ہیں ہم نے تیرے مسیح موعود کو صادق پایا۔ اب تو اپنے فضل سے ہمیں غلبہ بخش کہ ہم ناتواں ہیں۔ کمزور ہیں۔ مگر تیرے مسیح موعود کے حقیر غلام ہیں۔ تو اپنے پاک مسیح موعود کی طفیل ہمیں غلبہ بخش۔ تو اپنے وعدہ کو پورا فرما۔ کہ تجھے تمام طاقتیں ہیں۔

آمین یا رب العالمین

نادہند چندہ سے کیا سلوک کیا جائے

اکثر جماعتوں کے عہدیدار مال نادہند بے شرح چندہ دہند کے بارے میں نظارت بیت المال کو صرف اس قدر اطلاع دینا کافی سمجھتے ہیں کہ ان کی جماعت میں فلاں فلاں نادہند یا بے شرح دہند یا بقایادار ہیں۔

حالانکہ یہ کافی نہیں۔ عہدیداران مال کا فرض ہے کہ نظارت بیت المال میں رپورٹ کرنے سے پہلے ایسے احباب کو ہر رنگ میں سمجھائیں۔ تحریص و ترغیب دلائیں کہ وہ اپنی سستی اور غفلت کو ترک کریں۔ اگر اصلاح نہ کریں۔ تو جماعت مقامی سے دو تین معزز دوستوں کا وفد بنا کر ان کے پاس بھیجیں۔ جو ان کو تحریص اور ترغیب دے کر ادائیگی چندہ کی تلقین کرے۔ اگر پھر بھی یہ فلاح نہ ہو۔ تو معاملہ مجلس عاملہ مقامی میں رکھیں۔ مجلس عاملہ مقامی کا پھر فرض ہے کہ وہ معززین کا ایک وفد بنائے۔ جو نادہند بے شرح دہند یا بقایاداروں کے پاس جا کر ان کو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے۔ اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو۔ اور مجلس عاملہ کے نزدیک وہ شخص ایسا ہے۔ کہ باوجود استطاعت رکھنے کے اور توجہ دلانے کے چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو اس کو ایک ماہ کا نوٹس دے کر لکھا جائے کہ اگر اس نے ایک ماہ تک اپنا بقایا صاف نہ کر دیا۔ یا باشرح چندہ ادا نہ کیا یا باقاعدہ چندہ ادا نہ کیا تو ان کے بارے میں تعزیری کارروائی کے لئے مرکز میں لکھا جائے گا۔ اگر ایک ماہ تک اصلاح نہ ہو۔ تو پھر تمام کارروائی مجلس عاملہ کی طرف سے رپورٹ کی صورت میں نظارت امور عامہ میں بھجوائی جائے۔ اور لکھا جائے کہ فلاں فلاں شخص نادہند چندہ یا باشرح دہند چندہ یا بقایادار ہے۔ اور باوجود سمجھانے کے ادائیگی نہیں کرتا۔ اس لئے اس کو اس جماعت سے کاٹ دیا جائے۔ اور اس رپورٹ کی ایک نقل نظارت بیت المال کو بھی بھجوائی جائے۔ اور اگر کسی شخص کے متعلق مجلس عاملہ دیکھے کہ واقعہ میں وہ اس قابل نہیں کہ بقایا ادا کر سکے یا مطابق شرح مقررہ چندہ ادا کر سکے۔ یا بالکل ہی چندہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔ مثلاً بوجہ بے کاری کے۔ تو اس بارے میں فرد متعلقہ کی درخواست جس میں ذکر ہو کہ کن وجوہات کی بنا پر وہ چندہ کا بقایا ادا نہیں کر سکتا مجلس عاملہ اس پر غور کرے اور اگر وجوہات مناسب اور درست ہوں۔ تو اپنی سفارش کے ساتھ نظارت بیت المال میں بھجوا دے تا نظارت حسب حال فیصلہ کرے۔

(نظارت بیت المال)

پتہ مطلوب ہے

مستری امام الدین صاحب جو پہلے مراد آباد میں اور پھر سیر محمد میں نلکوں کا کام کرتے تھے اور جن کا سکونتی مکان محلہ دار الرحمت قادیان میں تھا۔ وہ خود یا اور کوئی صاحب جو انہیں جانتے ہوں یہ سطور پڑھیں تو اطلاع دیں۔

خاکسار مفتی حامد حسین مراد آبادی معرفت حافظ مختار احمد صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور

تلاش گمشدہ

میرا بھتیجا ناصر احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور صاحب قصبہ ادرڈ ضلع جالندھر سکھوں کے حملہ کے وقت ہم سے بچھڑ گیا۔ رنگ گورا عمر ۸ سال۔ بال گونگھریالے قد درمیانہ۔ اگر کسی دوست کو بچے کا پتہ ہو۔ تو ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور یا حکیم عبد الحمید چوہان گوجرہ متصل ٹاکیز ضلع لائلپور کو اطلاع دیویں

ولادت

مورخہ ۵/۲/۴۸ کو اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عبد الرشید نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الحفیظ کارکن نور ہسپتال)

آخری تاریخ

جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ مغربی پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حفاظت مرکز کے لئے خدام (۲۰ سے ۵۰ سال) بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے۔ تا یکم مارچ تک وہ یہاں پہنچ سکیں

(ناظم حفاظت مرکز جودھامل بلڈنگ لاہور)

ہندوستانی مسلح فوجوں کی نمائش

نئی دہلی ۲۱ رفروری۔ حکومت ہند کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماہ اپریل کے پہلے ہفتے میں مسلح فوجوں کی ایک بہت بڑی نمائش کی جائیگی۔ اس نمائش کی تنظیم اسلئے کی جارہی ہے۔ تاکہ عوام جو مسلح فوجوں کی تعلیم وتربیت میں اشتیاق رکھتی ہے کو دکھایا جائے۔ کہ ہندوستان کی یونین اس سلسلہ میں کیا کچھ کررہی ہے۔ یہ نمائش پریس پارک میں ہوگی۔ اور اس میں جدید ترین قسم کے ہتھیار دکھائے جائینگے۔ نمائش کا داخلہ بغیر ٹکٹ کے ہوگا (گلوب)

سوامی کرپاتری جی گرفتار کرلئے گئے

بنارس ۲۰ رفروری۔ دھرم سیوا سنگھ کے بانی سوامی کرپاتری جی کو گذشتہ شام یو۔ پی پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے۔ انہیں سنٹرل جیل میں رکھا گیا ہے۔ (گلوب)

آزاد برما کی شہریت

رنگون ۲۰ رفروری۔ حکومت برما کے جوڈیشل محکمہ نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ یہ کمیٹی اس بات پر غور کرے گی کہ برما کا شہری بننے کے لئے کون کون سی شرائط لازمی ہیں۔ برما کی سپریم کورٹ کے جسٹس ای ماؤنگ اس کمیٹی کے چیئرمین مقرر کئے گئے ہیں۔ آزاد برما کے آئین کی دفعہ ۱۳ کے مطابق کمیٹی اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرے گی۔ (گلوب)

حکومت مشرقی پنجاب سے ہریجن سکھوں کے مطالبات

امرتسر ۲۱ رفروری۔ چیف ہرشہ صاحب میں مذہبی ہو داسی اور کبیر پنتھی سکھوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعے مشرقی پنجاب کی حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ سکھ اچھوتوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے۔ جو دوسرے اچھوتوں کیا جارہا ہے اور ان کے واسطے بھی وہی مراعات منظور کی جائیں جو دوسرے ہریجنوں کو حاصل ہیں۔ اور ہریجنوں کی بہتری کے لئے ۸ لاکھ کا جو فنڈ حکومت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا نصف سکھ اچھوتوں کے لئے مخصوص کردیا جائے۔ نیز حکومت سے یہ بھی درخواست کی گئی۔ کہ اچھوت سکھوں کو اس کمیٹی میں نمائندگی دی جائے جو مذکورہ بالا رقم کو خرچ کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر کی گئی ہے اس سلسلے میں گیانی کرتار سنگھ کی قیادت میں ایک وفد سردار سورن سنگھ ہوم منسٹر سے ملاقات کرچکا ہے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے آئین ساز اسمبلی سے درخواست کی گئی ہے کہ مذہبی سکھوں کے وہی حقوق تسلیم کئے جائیں۔ اور ان تمام مراعات اور سہولتوں کا انہیں حقدار گردانا جائے جو تمام ہندوستان میں باقی ہریجن اقوام کو حاصل ہیں۔ سکھوں کا ایک وفد پنڈت جواہر لال نہرو سردار پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ سے بھی ملاقات کرے گا

کلکتہ پورٹ کمشنر کے بجٹ میں چھیالیس لاکھ کا خسارہ

کلکتہ ۲۱ رفروری۔ کلکتہ پورٹ کمشنر کے بجٹ بابت ۱۹۴۸-۴۹ء میں ۴۶۰۱۵۷۱۰/۵/۰ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے کل آمدنی کا اندازہ ۵۵۳۷۵۱۱۱/۰ ہے برخلاف اسکے خیال ہے کل اخراجات ۵۹۹۴۶۵۲۲/-/- روپے ہونگے (اورینٹ پریس)

کشمیر کے عوام کو ہندوستان یا پاکستان کیساتھ الحاق کرنیکی بجائے اپنی خودمختاری کو برقرار رکھنا چاہیئے

مسئلہ کشمیر کے متعلق روسی نقطۂ نظر کی وضاحت

لندن ۲۰ رفروری۔ ایک روسی ترجمان نے ایکسپریس نیوز سروس کے نمائندے مقیم ماسکو کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ اگر کشمیر میں استصواب رائے کرایا جائے۔ تو وہ صرف اس سوال تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیئے کہ آیا کشمیر کے لوگ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں بلکہ لوگوں کی رائے اس سوال پر بھی معلوم کی جائے۔ کیا وہ خودمختار رہنا چاہتے ہیں۔ یا ہندوستان میں بلکہ لوگوں کی رائے اس سوال پر بھی معلوم کی جائے کہ کیا وہ خودمختار رہنا چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی امن کونسل ان کو اس امر کا بھی یقین دلائے۔ کہ اگر انہوں نے آزاد رہنے کا فیصلہ تو امن کونسل ان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریگی۔ اور اگر ضرورت پڑی تو ان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے فوج بھی بھیجے گی۔ اور ہر قیمت پر ان کی آزادی کی حفاظت کرے گی۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممبران کی طرف سے

سی پی کے وزیروں کے نام دھمکی آمیز خطوط

ناگ پور۔ ۲۱ رفروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سی۔ پی کے وزیر اعظم پنڈت روی شنکر شکلا اور محکمہ پولیس کے وزیر پنڈت ڈی۔ پی مصرا کو گمنام اشخاص کی طرف سے روزانہ دھمکی آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ سی۔ پی کے وزیروں کی رہائش گاہوں پر کڑا پہرہ لگا دیا گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ناگپور پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر سیٹھ پونام چند رنکا کو بھی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے کسی کارکن کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ اس خط میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ چونکہ سیٹھ رنکا سنگھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اسلئے ان کی زندگی خطرے میں ہے (گلوب)

مسٹر گورڈن واکر بمبئی میں

بمبئی ۲۱ رفروری۔ مسٹر پی سی گورڈن واکر پارلیمنٹری انڈر سیکرٹری فار کامن ویلتھ ریلیشنز آج بذریعہ ہوائی جہاز کولمبو سے بمبئی پہنچے۔ آپ سیلون کی آزادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے مسٹر گورڈن واکر اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کے ہمراہ سینٹ کروز میں برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر سے ملے۔ آج آپ دہلی کو روانہ ہو رہے ہیں۔ (اپ)

فیروزآباد میں بموں کا صندوق

آگرہ ۲۰ رفروری فیروزآباد میں کل ایک بم پھٹا جس سے دو لڑکے سخت مجروح ہوئے اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوع کی طرف کوچ کرگئی۔ جائے وقوع کے قریب پولیس کو ایک بکس ملا جس میں بم اور دوسرے اسلحہ بند تھے۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ (گلوب)

ہندوستان کی پارلیمنٹ میں ریلوے بجٹ پر بحث

ریلوے میں رشوت ستانی کا بازار گرم ہے!

نئی دہلی ۲۰ رفروری۔ آج دوسرے روز ہندوستان کی پارلیمنٹ میں ریلوے بجٹ پر بحث شروع ہوئی ممبران نے عام طور پر ریلوے کے افسران کے رویہ پر اظہار ناپسندیدگی ظاہر کی۔ ہر جگہ پر چرچا کیا جارہا تھا۔ کہ ریلوے میں ہر جگہ رشوت ستانی کا بازار گرم ہے مسٹر بی داس نے کرایہ کا اضافہ کرنے کے سلسلہ میں تقریر کیلئے کھڑے ہوتے ہی کہا کہ موجودہ کرایہ کا سسٹم اقتصادی طور پر ٹھیک نہیں۔ اسلئے یہ اخراجات بھی کم کرنے چاہیئے آپ نے مزید کہا۔ کہ فسٹ کلاس ریلوں میں سے بالکل اڑا دینی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں جو بچت ہو۔ وہ تھرڈ کلاس کے مسافروں کے آرام وآسائش کے لئے صرف کئے جائیں (گلوب)

کپڑے پر سے پابندی ہٹالی گئی

نئی دہلی ۲۰ رفروری۔ حکومت ہند کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا۔ کہ مدراس سے سیلون کو کھادی کے کپڑے کی درآمد پر جو کنٹرول لگایا ہوا تھا۔ وہ اٹھا لیا گیا ہے۔ (گلوب)

بہار میں ٹرانسپورٹ سسٹم کو بہتر بنانیکی کوشش

پٹنہ ۲۰ رفروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بہار نے ہر قسم کے ٹرانسپورٹ سسٹم میں ربط کا سلسلہ پیدا کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ اس سکیم کے مطابق ایک علیحدہ محکمہ ٹرانسپورٹ قائم کیا جائیگا (گلوب)

مال اور مسافر گاڑی میں ٹکر

لندن ۲۰ رفروری۔ فرانس کے شہر للی کے نزدیک ایک مال اور مسافر گاڑی کی ٹکر ہوگئی۔ اس حادثہ میں بائیس افراد ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔

ہندوستان میں برطانوی طرز کی لوکل گورنمنٹ

لندن ۲۰ رفروری۔ ہندوستان کے مشہور ماہر اقتصادیات مسٹر اے۔ کے برکاکوٹی نے نامہ نگار گلوب کے ساتھ ایک ملاقات میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستان میں برطانوی طرز کا لوکل گورنمنٹ سسٹم قائم کیا جانا چاہیئے۔ مسٹر برکاکوٹی گوہاٹی کالج (آسام) میں پروفیسر ہیں۔ اور آجکل لندن آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ میرے خیال میں برطانیہ میں لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دنیا میں بہترین سسٹم ہے۔ (گلوب)

لازمی اشیائے زندگی کی لاہور سے برآمد ممنوع قرار دیدی گئی!

لاہور ۲۱ رفروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک حکم کے ذریعے ضلع لاہور سے پاکستان سے باہر کسی مقام تک مندرجہ ذیل اشیا کی برآمد ممنوع قرار دی ہے۔ کوئلہ، پتھر کا کوئلہ، جلانے کی لکڑی، سوت، کپڑا، اونی سامان، بنی ہوئی اشیاء تمام اشیائے خوردنی آہنی اور غیر آہنی دھاتیں۔ برتن۔ لوہے کے پائپ ڈیزل اور بریکنگ آئل۔ عمارتی سامان۔ مشینری اوزار مشینوں کے فالتو پرزے۔ دوائیں۔ میڈیکل سٹورز کیمیکل اور سرجیکل آلات، کاغذ۔ موٹر گاڑیاں ٹیلیفون۔ بجلی کا سامان۔ سبزیاں تازہ اور خشک۔ برآمد کے لئے پرمٹ شرط ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اے۔ ڈی۔ ایم۔ ڈائرکٹر سول سپلائز۔ ڈائرکٹر فوڈ۔

۴ پرچیز۔ ڈائرکٹر صنعت وحرفت۔ انسپکٹر جنرل سول سپلائز یا ڈائرکٹر محکمہ زراعت سے حاصل ہوسکتا ہے۔ مستعمل گھریلو سامان۔ مستعمل موٹر کاریں۔ اور موٹر سائیکل۔ گھریلو مشینری۔ مثلاً بائیسکل۔ سلائی کی مشین۔ ریڈیو۔ بجلی کے پنکھے گھڑیاں وغیرہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ سرکاری محکموں کے اعلیٰ افسروں کی پرمٹوں سے جانے والا سامان بھی اس حکم کی زد سے باہر ہے (اپ)

ہند نے حیدرآباد سے جھگڑا شروع کردیا

نئی دہلی ۲۰ رفروری۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگرچہ ہندی حیدرآبادی معاہدہ ابھی دوماہ بھی پرانا نہیں ہوا۔ جو باہمی اتحاد وآشتی کے مقصد سے طے پایا تھا۔ کہ دونوں کے درمیان ایسے اختلافات رونما ہوگئے ہیں جن کا فیصلہ درکار ہے۔ سردار دوالزماں تنکش حیدرآباد کے دستوری مشیر کل لارڈ مونٹ بیٹن اور سردار پٹیل سے ان موضوعات پر بحث کرینگے۔ حکومت ہند کی ناراضی کی وجوہات میں سے حیدرآباد کا پاکستان کو بیس کروڑ کے سیکیورٹی بانڈ دینا۔ کرنسی آرڈیننس سرحدی حادثات اور فوجی مسلم تنظیم مجلس اتحاد المسلمین کا وجود ہے۔ ان سب سے زیادہ حکومت ہند حیدرآباد کا الحاق چاہتی ہے۔ دوسری طرف حیدرآباد کو شکایت ہے کہ ہند نے معاہدہ کی بعض شرائط ابھی تک پوری نہیں کیں مثلاً اس کا وعدہ تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ فروری کے اخیر تک اپنی افواج نکالیگی۔ دوسرے اس نے فوج کے اسلحہ اور سامان سال بھر میں ایکدفعہ بھی ارسال نہیں کیا اور نہ اس نے فوج کے اسلحہ اور سامان سال بھر میں ایکدفعہ بھی ارسال نہیں کیا۔ اور نہ اس نے تار ٹیلیفون اور ڈاک اس کے حوالے کی ہے ٭

٭ ہند حیدرآباد پر عہد شکنی کا الزام لگاتا ہے تو حیدرآباد خلاف ورزی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ امر حیدرآباد کیلئے یہ ہے کہ ہند معاہدہ کے اختتام پر الحاق کا مطالبہ کرتا ہے

افغانستان اور شام کے درمیان سفیروں کا تبادلہ

دمشق ۲۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے افغانستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنا منظور کر لیا ہے۔ فیاض محمد خان کو حکومت افغانستان نے دمشق میں پہلا سفیر مقرر کیا ہے۔ (گلوب)

مغربی پنجاب میں ۸۴۰۰۰ پناہ گزین کیمپوں میں پڑے ہیں

لاہور ۲۱ فروری۔ مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے کُل ستر کیمپ ہیں۔ ۷ فروری ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں ان کیمپوں میں ۸۶۴۸ پناہ گزین نمونیہ، پیچش اور چیچک سے بیمار ہوئے جن میں سے ۶۸۹ چل بسے کہیں کہیں ملیریا کی بھی شکایت پائی گئی۔ اس ہفتے کیمپوں کی کُل مردم شماری ۸۴۰۰۰ تھی۔ (اورینٹ پریس)

امسال گندم کی پیداوار معمول سے زیادہ ہوگی

مغربی پنجاب میں ۱۹۴۷-۴۸ء کی فصل گندم معمول کے مطابق ہے۔ اور ابھی تک کیڑوں وغیرہ کے حملے سے محفوظ ہے۔ دسمبر، جنوری اور فروری میں کہیں کہیں جو بارش ہوئی اس کا فصل پر اچھا اثر پڑا۔ امید کی جاتی ہے کہ اب کے پیداوار معمول سے کچھ زیادہ ہوگی۔

فصل کے رقبے کا تخمینہ ۶۳۹۰۹۰۰ ایکڑ ہے۔ گذشتہ سال کا اصل رقبہ ۶۷۳۰۹۰۰ ایکڑ تھا گویا ۵ فیصدی کی کمی ہے۔ سب سے زیادہ کمی ضلع لاہور (۳۱ فیصدی) گوجرانوالہ (۳۳ فیصدی) اور گجرات (۲۰ فیصدی) میں ہوئی۔ کمی مہاجرین کی آبادکاری میں تاخیر اور کاشت کے وقت اپر باری دوآب اور لوئر باری دوآب نہروں میں پانی کی قلت کے سبب ہوئی۔

بہاولپور میں فصل کا رقبہ ۱۶۲۱۷۰۰ ایکڑ ہے۔ پچھلے سال کا تخمینہ ۱۵۹۶۴۰۰ ایکڑ تھا۔ (اے پ)

ترکی سفیر برائے پاکستان کی کراچی میں آمد

کراچی ۲۱ فروری۔ ترکی کے مشہور ترین شاعر ایم یحییٰ کمال بیاتلی جو پاکستان میں عنقریب سفیر مقرر ہونے ہیں بمعہ اپنے سیکرٹری کے بذریعہ ہوائی جہاز بصرہ سے آج کراچی پہنچے۔ پاکستان کے محکمۂ امور خارجہ کے کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ اور مسٹر اے ظفر نے آپ کا استقبال کیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا "اردو" اور "کراچی" دونوں ترکی الفاظ ہیں۔ ترکی زبان میں "کراچی" کے معنی سفید پتھر کے ہیں۔ آپ پاکستان میں سفارتخانہ اور تجارتی دفتر کے قیام کے سلسلے میں اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے واپس ترکیہ جائیں گے۔ آپ کو اردو سیکھنے کا بہت اشتیاق ہے تا آپ پاکستان کے باشندوں سے ان کی اپنی زبان میں بات چیت کر سکیں۔ آپ نے ترکیہ کے باشندوں کی طرف سے پاکستان کے باشندوں کو خیر سگالی کا پیغام دیا۔ (اے پ)

ترکی میں ایک لاکھ افراد بے گھر ہو گئے!

لنڈن ۲۱ فروری۔ ترکی کے دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں۔ کئی روز سے موسلا دھار بارش بھی ہو رہی ہے۔ جس سے لوگوں کی حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے۔ (گلوب)

کنٹرول ہٹ جانے سے کلکتہ میں اشیا کی گرانی، انتہا کو پہنچ گئی ہے!

کلکتہ ۲۰ فروری۔ کپڑے پر سے کنٹرول ہٹا لینے کی وجہ سے مارکیٹ میں دھوتیاں، ساڑھیاں، اور کٹ پیس کا بے شمار مال بکثرت بکنا شروع ہو گیا ہے۔ لیکن قیمتیں اس قدر بڑھی ہوئی ہیں کہ تن ڈھانکنے کیلئے کپڑا خریدنا عوام کی طاقت سے باہر ہے۔ بعض جگہ کنٹرول کی قیمتوں سے تین تین گنا قیمتوں پر کپڑا فروخت کیا جا رہا ہے۔

کنٹرول ہٹانے سے پیشتر ڈاکٹر بی سی رائے وزیر اعظم مغربی بنگال نے پریس کانفرنس میں کہا تھا۔ کہ کپڑے کی ۵۲ ہزار گانٹھوں کے مارکیٹ میں آجانے سے قیمتیں یقیناً گر جائیں گی لیکن مارکیٹ کی حالت پہلے سے کہیں زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ بڑے تاجروں، بنئیوں اور ذخیرہ اندوز لوگوں کو گاڑھے پسینے کی کمائی سمیٹنے اور خون چوسنے کا خوب موقع ہاتھ آیا ہے۔ (اورینٹ پریس)

ڈچ حکومت معاہدے کو عمداً توڑنے کی مرتکب ہوئی ہے

چھ ہندوستانی نوجوانوں کو سزائے موت کا حکم اور اس کا ردعمل

کلکتہ ۲۱ فروری۔ یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ ساؤتھ ایسٹ ایشیا یوتھ کانفرنس کے نام انڈونیشیا سے ایک تار موصول ہوا ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ولندیزی ٹریبونل نے ہندوستان بریگیڈ کے چھ نوجوانوں کو سزائے موت کا حکم سنا دیا ہے اس سلسلے میں یاد رکھنا چاہیئے کہ انڈونیشیا میں صلح کی بات چیت ہونے سے قبل ڈچ اور انڈونیشیا کے درمیان ایک تحریری معاہدہ ہوا تھا جس کی رو سے قرار پایا تھا کہ دونوں طرف سے تمام جنگی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ ڈچ حکومت کے مذکورہ بالا اقدام کو ہر کہا اس معاہدے کے توڑنے پر محمول کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے انڈونیشین ری پبلک کی طرف سے لڑنے کے لئے تین سو ہندوستانی نوجوانوں کا ایک بریگیڈ انڈونیشیا بھیجا گیا تھا۔ (اورینٹ پریس)

حکومت مشرقی بنگال کے مستحسن اقدام پر اقلیتوں کے نمائندہ کی طرف سے شکریہ کا اظہار

حکومت مشرقی بنگال کے اس فیصلے پر کہ ایک ایسی فورس تیار کی جائے جس میں بلا تفریق و امتیاز سب شامل ہو سکیں۔ مشرقی بنگال اسمبلی کے رکن مسٹر نورنجن گپتا نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور حکومت کے اس اقدام کی بہت تعریف کی ہے۔ انہوں نے اپنے ہندو بھائیو سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فورس میں ضرور شامل ہوں۔ اور مشرقی بنگال کی حکومت کو اپنی ہی حکومت سمجھیں۔ (اے پ)

مشرقی پاکستان میں زمینداری سسٹم کو ختم کر دیا جائیگا

کلکتہ ۲۱ فروری۔ ڈھاکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مشرقی پاکستان کی اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۲ مارچ سے شروع ہوگا۔ اصل اسمبلی ہاؤس زیر تعمیر ہے اسکے تیار ہونے تک جگن ناتھ ہال کو اسمبلی چیمبر کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ زمینداری سسٹم کا خاتمہ بول دینے کے لئے ایک نہایت اہم بل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ (اے پ)

ہزاروں جعلی راشن کارڈ منسوخ کئے جا چکے ہیں

لاہور ۲۱ فروری۔ ایک غیر سرکاری نوٹ مظہر ہے کہ لاہور کے محکمۂ راشننگ نے ۱۶ فروری تک گھر بہ گھر پھر کر ۲۱۱۹۸ راشن کارڈ چیک کئے۔ اس پڑتال کے دوران میں ۴۷۴۷ بالغ ۱۶۴۱ نابالغ اور ۳۹۵ بچوں کے جعلی کارڈ منسوخ کئے گئے۔ اس طرح محکمہ نے ۵۲ من ۳۱ سیر ۷ چھٹانک گندم چاول کی اور ۲۲ من ایک سیر ۵ چھٹانک کھانڈ کی بچت ہوئی ۱۳۵۰ اشخاص پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا

کراچی ۲۱ فروری۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا پہلا اجلاس آج چھ بجے شام شروع ہوا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کرسی صدارت پر رونق افروز تھے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں سے ڈیڑھ سو سے زائد نمائندے شریک ہوئے۔ جن میں تمام صوبجات کے وزرائے عظام اور مسلم لیگ کے زعماء شامل تھے۔ خان لیاقت علی خان نے کونسل کے سامنے پاکستان مسلم لیگ کا نیا مرتب کردہ آئین پیش کیا۔ ان قواعد و ضوابط پر غور کرنے کے لئے اور انہیں آخری شکل دینے کے لئے ایک سب کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا سب کمیٹی کے گیارہ ممبر ہیں۔ جن میں میاں افتخار الدین، چوہدری خلیق الزمان، مولانا شبیر احمد عثمانی، سردار عبدالرب نشتر اور پیر صاحب آف مانکی شریف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سردار عبدالرب نشتر سب کمیٹی کے کنوینر مقرر ہوئے ہیں۔ آٹھ بجے اجلاس برخاست کر دیا گیا۔ آئندہ اجلاس ۲۳ فروری کو پیر کے روز ساڑھے پانچ بجے شام منعقد ہوگا۔ اجلاس کے فوراً بعد ہی سب کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا۔ (اے پ)

وزیر اعظم جاپان کا انتخاب

ٹوکیو ۲۱ فروری۔ جاپان کے ایوانِ نمائندگان نے آج مسٹر ہتوشی اشیا کو جو ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر اور جاپان کے وزیر خارجہ ہیں وزیر اعظم منتخب کیا۔ سابق وزیر اعظم کیتایاما نے اپنا استعفیٰ ۹ فروری کو پیش کیا تھا۔ (رائیٹر)

غیر برمی باشندے برما میں زمین کی خرید و فروخت نہیں کر سکتے!

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ برما کے سفیر شہر یو۔ وِن نے گلوب کے نمائندہ کو ایک خاص انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ غیر برمیوں کے خلاف زمین کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں جو پابندی لگائی ہے وہ حق بجانب ہے۔ غیر کاشتکاروں کے مقابلہ کے لئے یہ صحیح قدم اٹھایا گیا ہے۔ (گلوب)

گاندھی جی کے لڑکے کے خلاف مقدمہ کی سماعت

لنڈن ۲۰ فروری۔ گاندھی جی کے لڑکے مسٹر منشی لال گاندھی مع چند اور ہندوستانیوں کے جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن کی ایک عدالت میں ۲۶ فروری کو پیش ہوگا۔ آپ جنوبی افریقہ کی ایک اخبار "الا بن اوپنین" میں بطور ایڈیٹر کام کر رہے ہیں۔ آپ کے خلاف جنوبی افریقہ کے دنگا فساد ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا الزام آپ کے خلاف یہ ہے کہ آپ نے مع دوسرے ساتھیوں کے امیگرنٹ ریگولیشن ایکٹ کی خلاف ورزی کی ہے۔ (گلوب)

پندرہ صد فٹ اونچا مینار

لنڈن ۲۰ فروری۔ امریکہ کے شہر ڈلیس میولس میں وائرلیس کا پندرہ صد فٹ اونچا مینار تعمیر کیا جا رہا ہے اتنا اونچا مینار دنیا میں کبھی تعمیر نہیں کیا گیا۔ اس وقت سب سے بڑی عمارت کی اونچائی ایک ہزار دو سو پچاس فٹ ہے۔ (گلوب)

پاکستان خوراک کے معاملہ میں ہندوستان کی ہر ممکن مدد کرے گا!

کراچی ۲۰ فروری۔ سٹیٹسمین کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے کہ باوجود پاکستان کی عارضی کمی خوراک کے پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک پاکستان ناامید نہیں۔ آج ایک ملاقات میں آپ نے بیان کیا۔ کہ باوجود ان مشکلات کے جو تقسیم کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں پاکستان خوراک میں معمولی فاضلہ برقرار رکھے گا۔ اور جہاں تک ممکن ہوا اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہند کے ساتھ تعاون کرنے کی پالیسی اختیار کرے گا۔ دونوں نو آبادیوں میں دوسرے معاملات میں خواہ کتنے بھی اختلافات ہوں آپ خوراک پالیسی پر اسکو اثر انداز ہونا نہیں پسند کرتے۔

دہلی کے لوگوں کو فوراً واپس آنا چاہیئے

نئی دہلی۔ ۲۱ فروری۔ مولانا حفیظ الرحمن جنرل سیکرٹری جمعیۃ العلماء ہند نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ مجھے دلی سے گئے ہوئے لوگوں کے بکثرت ایسے خطوط آئے ہیں کہ کیا ہمیں واپس آجانا چاہیئے؟ چونکہ میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا لہذا اس بیان کے ذریعہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اب ہندوستان کی فضا بہت بدل چکی ہے